مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز تبدیلی آب وہوا کے لئے آج بعد نماز عصر چند یوم کے واسطے باہر تشریف لے گئے۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ نے آج حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ جناب مولٰینا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے۔ اور صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے مولوی فاضل کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تختیوں کی تجویز

۲۷ جون ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیر میں فرمایا:۔ "خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے۔ کہ تقوٰے و طہارت کے ضروری اصول کو ایک مختصر عبارت میں لکھا جائے۔ اور اس تحریر کو موٹے الفاظ کے ساتھ لکھ کر ایک لکڑی کی تختی پر لگایا جائے۔ اور ایسی تختیاں سب دوست اپنے دروازوں کے اوپر اور اپنے کمروں کی دیواروں پر لٹکا دیں۔ تاکہ ہر وقت ان پر نظر پڑے اور اس طرح دل نیکی کی طرف کھنچے جائیں۔ ایسی تختیاں مردوں کے واسطے بھی ہوں۔ اور عورتوں کے واسطے بھی۔ اس میں ایسے مضامین تحریر ہوں۔ جو ان کے مناسب حال ہیں۔ اور عورتوں کے درمیان جن باتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ان کے لحاظ سے عورتوں کی تختی پر ایک تحریر ہو۔ عورتوں کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے"۔

نیز فرمایا:۔ "بعض عورتیں میں دیکھتا ہوں۔ کہ اگر ان کے پاس کوئی امیر عورت آتی ہے جو زینت زیور رکھتی ہے تو اس کی خاطر کی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی غریب آتی ہے۔ تو اس کی دل شکنی تک نوبت پہونچتی ہے۔ ایسی اور بھی بعض ضروری باتیں قابلِ اصلاح ہیں۔ اگر ایسی تختیاں ہر وقت نظر کے سامنے رہیں گی۔ تو امید ہے۔ بہت اصلاح ہو جائے گی"۔ (الحکم ۳۰۔ جون ۱۹۰۶ء)

نیک آدمی اپنے آپ کو پردہ میں رکھتا ہے

"ہر نیک آدمی جس کے دل میں اخلاص بھرا ہوا ہے وہ طبعاً اپنے آپ کو پردہ میں رکھنا چاہتا ہے۔ ایسا کہ کوئی پاک دامن عورت بھی ایسا نہیں رکھتی۔ یہ امر ان کی فطرت ہی میں ہوتا ہے"۔ (الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۶ء)

صادق کی مثال ماں کی سی ہے۔

"صادق ہر حالت میں دوسروں کے واسطے شیریں ظاہر نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ ماں ہر وقت بچے کو کھانے کے واسطے شیرینی نہیں دے سکتی۔ بلکہ وقت ضرورت کڑوی دوائی بھی دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک صادق مصلح کا حال ہے"۔ (الحکم ۱۷۔ جون ۱۹۰۶ء)

لڑکیوں کو فائدہ

ایک شخص کا ذکر ہوا۔ کہ وہ بیمار ہے۔ اور اس نے کئی سو روپیہ لوگوں سے لینا ہے۔ مگر صرف چند روپوں کے کاغذات ہیں۔ باقی تمام زبانی لین دین ہے۔ اور اس کی دو لڑکیاں ہیں۔ بعض احباب نے تجویز کیا۔ کہ دو آدمی گواہ مقرر کر کے اس کی زندگی میں وہ رقمیں ان مقروضوں سے منوا لی جائیں اور تحریر کرا لیا جائے۔ حضور نے فرمایا:۔ اس کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ بڑے ثواب کی بات ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اگر وہ مر جائے۔ تو بیچاری لڑکیوں کو کچھ

منارۃ المسیح پر کندہ ہونیوالے نام

احباب متعلقہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ منارۃ المسیح پر کندہ کرانے کے لئے جن احباب نے ایک ایک سو روپیہ کی رقوم ارسال فرمائی تھیں۔ ان کے نام منارۃ المسیح پر مندرجہ ذیل عبارت میں کندہ کرائے جا چکے ہیں۔

(۱) چوہدری غلام احمد خان راجپوت سکنہ ضلع ہوشیارپور ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

(۲) ملک امام الدین ولد ملک گلاب دین سکنہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

(۳) ملک عمر علی ولد ملک رحیم بخش کھوکھر رئیس ملتان

(۴) ماسٹر خیر الدین سپرنٹنڈنٹ اردو نارمل سکول امراؤتی برار

(۵) مظفر بیگم بنت مرزا محمد اشرف سابق ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۶) حمیدۃ النساء خانم اہلیہ چوہدری ابوالہاشم خان ناٹور ضلع راجشاہی بنگال

(۷) ماسٹر فضل کریم ہیڈ ماسٹر رام گڑھ سرداراں ضلع لدھیانہ

(۸) حافظ عبد الحئی بی اے ولد نظام الدین سکنہ ادرحمہ ضلع شاہپور

(۹) عبد الرحیم ولد شیخ میر محمد نوشہرہ ضلع سیالکوٹ

(۱۰) محمد اسمٰعیل معتبر ابن غلام قادر سیانی قادیان

(۱۱) زینب بیگم اہلیہ محمود الحسن آئی۔ سی۔ ایس سب کلکٹر

(۱۲) سیدہ نصرت بانو اہلیہ ڈاکٹر مظفر الدین بمبئی

(۱۳) سردار بیگم نوشہ ندوجہ ملک فضل حسین دھاماں ضلع گجرات

(۱۴) چوہدری غلام حسن منشی پنشن مہاجر قادیان

(۱۵) چوہدری علی احمد کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ

(۱۶) مہر علی سب اسسٹنٹ سرجن بسال ریاست بہاولپور

(۱۷) ڈاکٹر نذیر احمد خان گوگڈسپنسری ضلع منٹگمری۔

(۱۸) ملک محمد اسمٰعیل سری گوبندپوری۔

(۱۹) ڈاکٹر محمد ابراہیم خان بستی دانشمندہ جالندھر

(۲۰) حاجی رب نواز ... اکونٹنٹ آفس بھوپال

(۲۱) عزیزہ بیگم اہلیہ خان صاحب برکت علی سکنہ بستی شیخ جالندھر ناظر صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲۲) رضیہ بیگم ہمشیرہ مولوی محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان

(۲۳) انور بیگم اہلیہ مولوی محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان

(۲۴) غلام محمد ولد میاں مراد بخش راجپوت سیدوالہ ضلع شیخوپورہ

(۲۵) صوبیدار محمد عبد اللہ انڈین آرمی قادیان

(۲۶) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

(۲۷) میاں محمد اسمٰعیل چک ۵۳۷ میانوالی ضلع شیخوپورہ

(۲۸) چوہدری سلطان علی منگھوال ضلع گجرات

(۲۹) مولوی عبد الکریم تہال " "

(۳۰) حکمت بیگم والدہ عبد المغنی خان ناظر صدر انجمن احمدیہ سکنہ قائم گنج ضلع فرخ آباد

(۳۱) خان غلام محمد خان۔ آئی۔ سی۔ ایس میانوالی۔

(۳۲) چوہدری ولی محمد مولوی فاضل مبلغ قادیان

(۳۳) میاں اللہ دتا ولد ماہیا سکنہ بلاہ ٹالہ ریاست جموں۔

(۳۴) چوہدری نور الدین ذیلدار چک $\frac{6}{11.L}$ ضلع منٹگمری مع زوجگان

(۳۵) نیر درزرگر مرحوم ساکن کنڈی حاجی خیل موضع تہکال بالا ضلع پشاور

(۳۶) قاضی محمد رشید اسسٹنٹ فیروزپور آرسنل مع اہلیہ

(۳۷) پیر صلاح الدین بی۔ اے پلیڈر فیروزپور

(۳۸) والدہ مسعود احمد امرتسری

(۳۹) ہمشیرہ مسعود احمد "

(۴۰) سعیدہ بیگم بنت سیٹھ محمد غوث حیدرآباد دکن

(۴۱) سلیمہ بیگم "

(۴۲) امۃ الحفیظ بیگم "

(۴۳) سیٹھ محمد اعظم "

(۴۴) عزیزہ بیگم اہلیہ سیٹھ محمد اعظم "

(۴۵) امۃ الحی بیگم بنت سیٹھ محمد غوث حیدرآباد دکن

(۴۶) محمودہ بیگم اہلیہ محمد معین الدین "

(۴۷) عبد العزیز سکنہ چک سکندر ضلع گجرات

(۴۸) ڈاکٹر نذیر احمد ولد سردار عبد الرحمن افریقہ

موجودہ تحریک سے قبل کچھ نام ایسے تھے۔ جو بوجہ عدم گنجائش ابھی تک کندہ نہیں ہوسکے تھے۔ چنانچہ اب یہ نام بھی کندہ ہو چکے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حافظ سید عبد الحمید منصوری

(۲) محمد بدر علی انسپکٹر آف ورکس

(۳) مولوی محمد علی بدوملہی قادیان

(۴) چوہدری عبد الواحد نیروبی

(۵) چوہدری نذیر احمد طالب پور بھنگوان ضلع گورداسپور

(۶) ماسٹر عبد العزیز پنشنر نوشہرہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(۷) فاطمہ بی بی اہلیہ ماسٹر عبد العزیز پنشنر نوشہرہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(۸) اختر بیگم عرف فرخندہ اختر بنت ماسٹر عبد العزیز پنشنر نوشہرہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(۹) شیخ عبد الرشید صدر بازار میرٹھ

(۱۰) ڈاکٹر بشیر محمد عالی سیالکوٹ

(۱۱) شیخ عبد الغنی گڈس کلرک پشاور

(۱۲) ڈاکٹر غلام علی سب اسسٹنٹ سرجن چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

(۱۳) زینب بیگم اہلیہ ڈاکٹر غلام علی سب اسسٹنٹ سرجن چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

(۱۴) سردار عبد الرحمن بی۔ اے نو مسلم قادیان

(۱۵) غلام فاطمہ اہلیہ سردار عبد الرحمن بی۔ اے نو مسلم قادیان

(۱۶) عزیز بی بی اہلیہ بابو غلام رسول ٹھیکیدار قادیان

(۱۷) ماسٹر مولا بخش قادیان

(۱۸) رحمت بی بی اہلیہ ماسٹر مولا بخش قادیان

(۱۹) چوہدری اعظم علی سب جج کرتو ضلع شیخوپورہ

(۲۰) نعمت بی بی اہلیہ چوہدری نور احمد خان قادیان

(۲۱) سراج بیگم اہلیہ ڈاکٹر بدر الدین قادیان

(۲۲) صوفی کرم الٰہی کمپونڈر شملہ

(۲۳) ستیمہ بیوی یوسف رجب دم قادیان

(۲۴) سیٹھ محمد غوث حیدرآباد دکن

(۲۵) حلیمہ بیگم اہلیہ سیٹھ محمد غوث حیدرآباد دکن

(۲۶) محترمہ حسین بی بی والدہ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(۲۷) حکیم محمد عمر قادیان

(۲۸) بابو محمد فاضل سب اوورسیر فیروزپور

(۲۹) زینب بی بی اہلیہ بابو محمد فاضل سب اوورسیر فیروزپور

ناظر بیت المال

ہدایت متعلق ترسیل چندہ

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے فیصلہ کے مطابق چندہ جماعت مقامی کے توسط سے ارسال کیا جایا کرے۔ اس پر بعض احباب کی طرف سے سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ "مقامی جماعت" میں کون کون اشخاص شامل ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ:-

۱۔ ایسے احباب جن کی مستقل رہائش کسی جگہ ہو۔ وہ اسی جماعت میں سمجھے جاویں گے۔ جہاں وہ رہتے ہوں۔

۲۔ ملازم پیشہ احباب جو کسی قریب کے شہر یا قصبہ میں رہتے ہوں۔ انہیں اس جماعت میں شامل ہونا چاہیئے۔ جہاں وہ ملازم ہوں۔

اگر کسی دوست کو اس بارہ میں دقت محسوس ہو۔ تو وہ اپنی مشکلات پیش کر کے نظارت ہذا سے اجازت حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال

آنکھوں کی حفاظت کے دس سنہری اصول

ماہر امراض چشم نے آنکھوں کی حفاظت کے مندرجہ ذیل دس سنہری اصول وضع کئے ہیں۔ اگر ان اصولوں کی اہمیت کو عوام پر نمایاں کیا جائے۔ اور یہ کوشش کی جائے کہ ہر ایک ان پر عمل کرے تو یقینی نوع انسان کی یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔

(۱) چیچک کا ٹیکہ ضرور لگواؤ۔

(۲) جب بچہ پیدا ہو۔ تو اس کی آنکھوں میں ایک فی صدی کاسٹک (سلور نائٹریٹ) کا ایک ایک قطرہ ڈالو۔

(۳) تمام تیز دواؤں اور نیم حکیموں سے بچو۔

(۴) دودھ۔ مکھن اور سبزیاں خوب استعمال کرو۔

(۵) ہمیشہ اپنے ہاتھ۔ چہرہ۔ کپڑے اور دانت صاف کرو۔

(۶) اگر بچوں کی آنکھ کو کوئی صدمہ پہنچے یا ان کی نظر کمزور ہو یا انہیں آنکھوں کی کوئی اور بیماری ہو۔ تو ان کا آنکھوں کے ڈاکٹر سے فوراً معائنہ کراؤ۔

(۷) کبھی بھول کر بھی ایسا تولیہ۔ رومال۔ سینچی یا سرمہ ڈالنے کی سلائی استعمال نہ کرو۔ جو پہلے کسی اور کی استعمال شدہ ہو۔

(۸) ہر اس شخص سے بچو جس کی آنکھیں سرخ ہوں۔ یا بہتی ہوں۔

(۹) دھوپ۔ گرد و غبار اور مکھیوں سے بچنے کے لئے دھوپ کے چشمے لگاؤ۔

(۱۰) اپنے گھر کا احاطہ۔ گلیاں اور گاؤں کو صاف ستھرا رکھو۔ تاکہ مکھیاں کہیں بھی پرورش نہ پاسکیں۔

اندھے پن کی روک تھام کے ہفتہ کے سلسلہ میں جو ۱۵ فروری سے ۲۱ فروری ۱۹۳۹ء تک منایا جائے گا۔ کمشنر اصلاح دیہات کی طرف سے ایک بلیٹن شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ اصول درج ہیں۔ یہ بلیٹن بزبان اردو و گورمکھی کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضروری اعلان

نظام سلسلہ عالیہ کے ساتھ تعلق نہ رکھنے والے بعض لوگوں کی طرف سے بعض اس قسم کے تجارتی اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ جن سے جماعت کے دوستوں کے لئے دھوکہ کھانے کا امکان ہوتا ہے۔ کہ ایسے اشتہار نظام سلسلہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے کسی فرد یا دوکان کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ اور بالخصوص جماعت کے کسی اجتماع کے موقع پر اس قسم کے اشتہارات کی تقسیم اس قسم کی غلط فہمی کا موجب ہو سکتی ہے۔ لہذا احباب کو اس قسم کے اشتہاروں سے ہشیار رہنا چاہیئے۔

اسی قسم کا ایک اشتہار جلسہ سالانہ کے قریب کے ایام میں تقسیم ہوتا دیکھا گیا ہے جو جہانگیر بک ڈپو قادیان کی طرف سے کتاب "فتاویٰ" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے متعلق شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض اور اشتہارات بھی ہیں۔ احباب کو پڑھتے وقت اور خرید و فروخت کرتے وقت ہشیار رہنا چاہیئے۔

چند کتب کی ضرورت

کچھ دن ہوئے اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ ایک دوست اپنے وطن میں جانے والے ہیں۔ ان کو چند کتب کی ضرورت ہے۔ اس پر ایک دوست کی طرف سے سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ اور سیرت خاتم النبیینؐ حصہ اول وصول ہو چکی ہیں۔ لہذا اب بقیہ کتب یعنی سیرت خاتم النبیینؐ حصہ دوم۔ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی دوست عنایت فرما کر صدقہ جاریہ کے مستحق ہوں۔ کیونکہ جو شخص ان کتابوں کا مطالعہ کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی ان کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

وصیت منسوخ

مساۃ صالحہ زوجہ محمد سلطان کاتب قادیان کی وصیت نمبر ۱۸۹۱ مطابق رپورٹ ناظر امور عامہ منسوخ کر دی گئی ہے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

کلکتہ ۱۱ فروری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے لئے واردھا جا رہے ہیں۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کے دریافت کرنے پر آپ نے ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبروں کے استعفیٰ کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے کہا کہ جھگڑے کی نوعیت خواہ کچھ ہو میں واردھا میں گاندھی جی سے ملے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرونگا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر بوس گاندھی جی کو یقین دلائیں گے کہ ان کے دل میں گاندھی جی کی جو عزت ہے۔ ان کے دوبارہ انتخاب نے اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی اور وہ ہمیشہ گاندھی جی اور ورکنگ کمیٹی کے دیگر ممبروں کے تعاون کے خواہشمند رہیں گے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسٹر بوس سردار پٹیل اور ان کے ساتھیوں کا استعفیٰ منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔

جموں ۱۱ فروری۔ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے اپنی رعایا کو مزید آئینی اصلاحات دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس وقت اسمبلی کے ۷۵ ممبران میں سے منتخب ممبر ۳۳ ہیں آئندہ کے لئے ان کی تعداد ۴۰ کر دی جائیگی۔ وزراء کے پارلیمنٹری سکرٹری مقرر کئے جائیں گے۔ اسی طرح ڈپٹی پریذیڈنٹ کی تجویز کی گئی ہے۔

کانپور ۱۱ فروری۔ آج یہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں بہت سے اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ پولیس نے صورت حالات پر قابو پا لیا ہے۔

دوہد ۱۰ فروری۔ ریاست دہار میں ایک قانون نافذ کیا گیا ہے جس کے رو سے دربار کسی شخص یا اشخاص کو جو ریاست کے باشندے نہ ہوں ریاست میں داخل ہونے سفر کرنے پھرنے اور عارضی یا مستقل طور پر رہائش اختیار کرنے کی ممانعت کر سکتی ہے اور کسی ایسے شخص کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ ریاست کی حدود سے نکل جائے اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی جائیگی۔

رنگون ۱۱ فروری۔ ایک پبلک جلسہ کے بعد جس میں بیس ہزار اشخاص شامل ہوتے ایک جلوس نکلا جو ممنوعہ رقبہ میں سے گذرنا چاہتا تھا۔ امتناعی حکم کے باوجود ہجوم نے پولیس کے گھیرے کو توڑنے کی کوشش کی اس پر پولیس اور ہجوم میں تصادم ہو گیا اور پولیس نے حفاظت خود اختیاری میں طلباء اور دیگر اشخاص کے جلوس پر گولی چلا دی جس سے بارہ اشخاص ہلاک اور ۱۶ مجروح ہوئے۔

شولاپور ۱۱ فروری۔ آریوں کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۴ فروری تک حیدر آباد ستیہ گرہ کے سلسلہ میں ۱۲۰۰ آریہ سماجی جیلوں میں جا چکے ہیں۔

سرینگر ۱۱ فروری۔ مقامی پولیس نے اکاؤنٹنٹ جنرل جموں و کشمیر کے خلاف شائع شدہ ایک گمنام پمفلٹ کے سلسلہ میں ایک مقامی ہفتہ وار اخبار کے ایڈیٹر اور اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر کے ایک کلرک کو گرفتار کیا ہے۔ اس پمفلٹ میں اکاؤنٹنٹ جنرل کے خلاف یہ شکایت کی گئی تھی۔ کہ سٹاف کے ممبروں سے اس کا سلوک اچھا نہیں۔

ناگپور ۱۱ فروری۔ ودیا مندر سکیم کے خلاف سی پی کے بعض مسلمانوں نے جو سول نافرمانی شروع کی تھی وہ بند کر دی گئی ہے کل رات مسلمانوں کے ایک پبلک جلسہ میں مسٹر صدیق علی خان ایم ایل اے نے اعلان کیا کہ ودیا مندر سکیم کے متعلق نوابزادہ لیاقت علی خان سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔ اور سی پی گورنمنٹ کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے سی پی مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن نے اس کو منظور کر لیا ہے۔ نوابزادہ لیاقت علی خان صاحب نے بھی جلسہ میں تقریر کی اور سمجھوتہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ سی پی گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو ودیا مندر سکولوں میں داخل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جائیگا سی پی کے مسلم حلقوں میں سمجھوتہ کے متعلق اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے سول نافرمانی کے سلسلہ میں جو ۲۱۳ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ گورنمنٹ ان کے خلاف مقدمات واپس لے لے گی۔

بنارس ۱۰ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج رات یہاں ایک بھاری جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان فیڈریشن کو منظور نہیں کریگا اور برطانوی گورنمنٹ اسے ہندوستان پر ٹھونس نہیں سکتی آپ نے مزید کہا کہ بین الاقوامی فضا ہندوستان کے لئے سازگار بن رہی ہے۔ گو ہندوستانی ابھی آزاد نہیں ہوئے۔ مگر وہ سوراج کے دروازے پر ہیں اور ہندوستان نے اب دنیا کے ممالک کے درمیان باعزت پوزیشن حاصل کر لی ہے۔

جبل پور ۱۱ فروری۔ گاندھی جی ۴ مارچ کو تری پور اجلاس میں شمولیت کے لئے مدن محل ریلوے سٹیشن پہنچیں گے اور اسی روز سودیشی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ گاندھی جی کی کٹیا کی تعمیر قریب الاختتام ہے اس کے ارد گرد ورکنگ کمیٹی کے ممبروں اور سرکردہ ڈیلیگیٹوں کے کیمپ ہونگے۔

کلکتہ ۱۱ فروری۔ "ہندوستان سٹینڈرڈ" کو معلوم ہوا ہے کہ بنگال اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں گورنمنٹ ایک بل پیش کرے گی جس کے رو سے وزیروں کی تنخواہ کم کر دی جائے گی۔ آج کل چیف منسٹر کی تنخواہ تین ہزار روپے ماہوار اور دوسرے وزراء کی تنخواہ اڑھائی ہزار روپے ماہوار ہے۔ نئے بل کے رو سے چیف منسٹر کو اڑھائی ہزار روپے ماہوار اور دوسرے وزراء کو دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ لارڈ سیموئیل نے کل رات آکسفورڈ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ جنگ ناگزیر ہے۔ یہ ممکن ہے کہ جنگ کسی وقت چھڑ جائے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنگ یقینی ہے۔ فرانس پر اطالوی حملہ کا خطرہ اب کم ہو گیا ہے اور مسٹر چیمبرلین نے اٹلی کو جو انتباہ کیا ہے وہ مفید ثابت ہوا ہے۔ تمام برطانوی قوم نے مسٹر چیمبرلین کی پالیسی پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ ڈکٹیٹروں کو جلد ہی پتہ لگ جائیگا کہ ان کا بھی کسی زبردست طاقت سے سامنا ہے۔

ونکان (روما) ۱۰ فروری۔ آج ½۴ بجے پاپائے روم کا ۸۲ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنی زندگی کا ابتدائی زمانہ درس تدریس میں گذارا۔ لیکن جنگ عظیم کے بعد آپ کو پولینڈ کی نئی ریپبلکن نے اپنا پوپ مقرر کیا۔ ۱۹۲۱ء میں آپ کو کارڈینل بنا دیا گیا اس کے بعد آپ کو پاپائے روم منتخب کیا گیا آپ ہمیشہ امن اور خیر خواہی کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔

ٹوکیو ۱۰ فروری۔ ایک ملٹری کمیونک مظہر ہے کہ جاپانی فوجوں نے ہونان اور ہیوچو کے صدر مقام کیونگ شان پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جزیرے کا سب سے بڑا شہر ہے۔ لڑائی میں طرفین کا کافی اتلاف جان ہوا۔

روم ۱۰ فروری۔ پوپ کے مرنے کے بعد کارڈینلز کی کانفرنس کی تاریخ کا قطعی فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔ دنیا بھر کے کارڈینلز کی آمد کا انتظار کیا جائیگا لیکن یہ کانفرنس بہرحال ۲۸ فروری یا اس سے پیشتر شروع ہو جائے گی۔ دنیا بھر میں کارڈینلز کی کل تعداد ۶۲ ہے جن میں سے ۴۰ کے قریب روم پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ فلسطین کانفرنس کے سلسلہ میں جو عرب ڈیلیگیشن یہاں آیا ہوا ہے اس نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ نے اکتوبر ۱۹۱۵ء میں فلسطین کو حکومت خود اختیاری دینے کا جو وعدہ کیا تھا اور جس کا بعد میں کئی موقعوں پر اعادہ کیا گیا عرب لوگ اس کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس بیان میں عرب ڈیلیگیشن نے اعلان کیا ہے کہ عربوں نے نہ تو بالفور ڈیکلیریشن کو کبھی تسلیم کیا اور نہ کرینگے۔ بے گھر یہودیوں کے لئے گھر کی تلاش ساری دنیا کا مشترکہ سوال ہے لیکن اس سوال کو حل کرنے کے لئے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

خلافت جوبلی فنڈ میں خاندان نبوت کی دوسری قسط

سیدہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طرف سے خلافت جوبلی فنڈ میں پانصد روپیہ کا وعدہ تھا۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ایک ہزار روپے کا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف سے پانصد روپے کا یعنی ہر سہ وعدے دو ہزار روپے کے تھے۔ اس میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ۵۰۴ روپے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف سے ۱۷۴ روپے بذریعہ انتقال رقوم قرضہ طوعی ادا کر دیئے گئے تھے۔ باقی ۱۳۲۶ روپے کی رقم واجب الادا تھی۔ اس میں سے ۲۶ روپے نقد ادا کر دیئے گئے ہیں۔ اور ۱۳۰۰ روپے کے عوض انہوں نے پانچ کنال اراضی (جس میں سے دو کنال اراضی محلہ دارالشکر غربی اور تین کنال اراضی محلہ دارالکرم میں ہے۔) عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے مزید فضلوں کا وارث بنائے ان کے علاوہ حسب ذیل رقوم بھی خاندان نبوت کی طرف سے وصول ہو چکی ہیں اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے آمین۔

۱۔ میاں مسعود احمد خان صاحب	۱۷۴ روپے
۲۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب	۱۰۰ "
۳۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحب	۱۰۰ "
۴۔ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ	۴۰ "
۵۔ اہلیہ صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب	۴۰ "
۶۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	۳۵ "
۷۔ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	۱۵ "
۸۔ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ	۱۱ "

ناظر بیت المال قادیان

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

پٹنہ ۱۰ فروری ۱۹۳۹ء ایم۔ اے سید صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے۔

عبدالخالق صاحب جہتہ احمدی نے بہار اولمپک میں دس ہزار میٹر کی سائیکل ریس کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اور کامیابی حاصل کر کے چیمپین شپ حاصل کی۔ آپ کا انداز نہایت مؤثر تھا۔ وقت اٹھارہ منٹ بیالیس سیکنڈ تھا۔ جو کہ آل انڈیا ریکارڈ کے بالکل قریب ہے۔ گراؤنڈ نہایت خراب تھی۔ اور اس وجہ سے آل انڈیا ریکارڈ توڑنے میں روکاوٹ پیدا ہوئی۔ مقابلہ بہت سخت تھا۔ تمام صوبہ کے مشہور سائیکلسٹ شامل تھے۔ تمام سرکاری افسر اور ناظرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ افسوس ہے کہ انتظامات اچھے نہ تھے۔ اگر گراؤنڈ اچھی ہو تو گو مقابلہ سخت ہو جہتہ صاحب آسانی سے آل انڈیا ریکارڈ توڑ سکتے ہیں۔

مساجد فنڈ کو مضبوط بنایا جائے

نظارت تعلیم و تربیت کے بجٹ میں ایک مد مساجد فنڈ کی ہے۔ جس سے خرچ بشرط آمد ہوتا ہے۔ کئی مخلص احباب ہیں جو اپنی توفیق کے مطابق حصول ثواب کی نیت سے ہر مرکزی تحریک پر لبیک کہتے ہیں۔ اور مساجد فنڈ میں بھی انہوں نے حصہ لیا ہے مگر یہ رقم آمدہ درخواستوں کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ نظارت تعلیم و تربیت تمام مخلصین کی توجہ اس مد کی طرف منعطف کرانا چاہتی ہے کہ وہ مساجد فنڈ کی مضبوطی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور خدا کے ہاں اجر کے مستحق ہوں۔ ناظر تعلیم و تربیت

یوم التبلیغ اور اس کی ضروریات

اللہ تعالےٰ کے فضل سے دوسرا یوم التبلیغ قریب آ رہا ہے۔ یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اپنی ملاقات کا دائرہ وسیع کریں۔ بالخصوص ان لوگوں میں جو سلامتی پسند اور حق کے طالب ہیں۔ دفتر نشر و اشاعت نے اس کے لئے حسب ذیل ٹریکٹ چھپوانے کا انتظام کیا ہے۔ جو جماعتوں کو کچھ تو مفت تقسیم کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ اور کچھ مندرجہ ذیل قیمت پر مہیا کئے جائیں گے۔

(۱) وہی ہمارا کرشن اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سینکڑہ ہندی (چار صفحے کا ٹریکٹ) چھ آنے سینکڑہ

(۲) بھگوان کرشن کا اوتار اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سینکڑہ ہندی (چار صفحے کا ٹریکٹ) چھ آنے سینکڑہ

(۳) صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے بائیبل اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سینکڑہ

(۴) صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب اردو (آٹھ صفحے کا ٹریکٹ) آٹھ آنے سینکڑہ

(۵) صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب گورمکھی۔ ساڑھے بارہ آنے سینکڑہ

(۶) ایکتا کا اوتار گورمکھی کتابی سائز ۲۴ صفحے ایک روپیہ چار آنے سینکڑہ

(۷) پیغام صلح گورمکھی پانچ روپے سینکڑہ

(۸) سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گورمکھی آٹھ آنے فی کاپی

(۹) قرآن شریف گورمکھی ایک روپیہ چار آنے فی کاپی

نظارت دعوۃ و تبلیغ امسال اپنی طرف سے دس ہزار ٹریکٹ مختلف جماعتوں کو بھجوائے گی۔ اس سے زیادہ مطالبہ کے لئے ٹریکٹوں کی قیمت اور ڈاک کا خرچ پیشگی موصول ہونا چاہیئے۔

ان ٹریکٹوں کے علاوہ اگر جماعتوں میں کسی نے اور ٹریکٹ تیار کئے ہوئے ہوں تو وہ بھی بھیجکر اس شرح پر چھپوائے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ ٹریکٹ عام فائدہ کا ہوگا۔ تو نظارت اسے کچھ اپنے خرچ پر بھی چھپوا سکتی ہے۔ بیرونی جماعتوں کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

یوم التبلیغ ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کو مقرر ہوا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

زمیندار احباب کی اطلاع کیلئے

اگرچہ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں تفصیلی طور پر فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ زمیندارہ آمدنی میں سے کونسے اخراجات وضع کر کے چندہ ادا کیا جانا چاہیئے۔ تاہم بعض احباب ابھی تک دریافت کرتے رہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل اخراجات کے آمد میں سے وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے اس پر چندہ ادا کرنا واجب ہے۔

(۱) گورنمنٹ ڈیوز۔ مالیہ یا لوکل ریٹ جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد کئے گئے ہوں۔ (۲) اخراجات معاونین زراعت۔ مثلاً لوہار۔ ترکھان۔ مزدور وغیرہ۔ اس کے علاوہ اور کوئی خرچ منہا نہیں ہوگا۔ قیمت بیل یا دیگر مویشی وغیرہ۔ اور جو بیج ڈالا جائے گا وہ بھی مستثنےٰ نہ ہوگا۔ (ناظر بیت المال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ

ہندو ریاستیں اور مسلمانوں کے لئے مذہبی آزادی

ریاست حیدر آباد کے خلاف آج کل ہندوؤں نے جو شورش بپا کر رکھی ہے۔ اس کے جواز کے لئے یہ پروپیگنڈا ان کی طرف سے بڑے زور کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ کہ حیدر آباد میں مذہبی آزادی مفقود ہے اس لئے اس شورش کو "دھرم یدھ" کا نام دیا جا رہا ہے۔ نیز کہا جا رہا ہے کہ "نظام راجیہ میں رعایا کے بنیادی حقوق کو کچلا جا رہا ہے"۔ اور اس قسم کے پروپیگنڈا کے ذریعہ فتنہ انگیز بعض ایسے لوگوں کی ہمدردی بھی حاصل کر رہے ہیں۔ جو پولیٹیکل نوعیت کی موجودگی میں کوئی دخل نہ دیتے۔ اس کے بالمقابل ہندو ریاستوں میں مذہبی آزادی کا ڈھنڈورا بھی بڑے زور سے پیٹا جا رہا ہے چنانچہ لاہور کے مشہور انگریزی روزنامہ "ٹریبیون" کی ایک گزشتہ اشاعت میں ایک مقالہ حیدر آباد۔ اور کشمیر میں موازنہ کے رنگ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کشمیر کی ریاست اگرچہ ہندو ہے لیکن وہاں مسلمانوں کو کامل مذہبی آزادی حاصل ہے:۔

لیکن یہ صریح دھوکا۔ اور غلط بیانی ہے۔ ریاست کشمیر میں مسلمانوں کے لئے مذہبی آزادی محض ایک فسانہ ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ کشمیر میں اسلام قبول کرنے کے لئے سنگین سزائیں مقرر ہیں۔ حالانکہ مذہب کے معاملہ میں آزادی رائے ابتدائی اور اصولی چیز ہے ہر شخص کو حق ہونا چاہیئے۔ کہ اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق جس مذہب کو اپنے لئے مفید اور بہتر سمجھے اختیار کرے۔ لیکن ریاست کشمیر میں اگر کوئی ہندو اپنی رضا اور رغبت سے اسلام میں داخل ہو جائے۔ تو وہ اپنی جائیداد اور حق وراثت سے محروم قرار دے دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح ایک اچھا بھلا کھاتا پیتا اور امیر سے امیر آدمی بھی محض اسلام قبول کرنے کے "جرم" میں فوراً مفلس اور قلاش بنا دیا جاتا ہے۔ اور اس پر ہی بس نہیں۔ بلکہ اسلام قبول کرنے والا اپنی اولاد کی سرپرستی سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ اپنی اولاد کے متعلق اس کے تمام حقوق چھین لئے جاتے ہیں۔ گویا ایک طرف تو وہ جدی وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی اولاد سے۔ اور اس طرح اسلام قبول کرنے کے رستہ میں ایسی سنگین اور شدید روکاوٹیں پیدا کر دی گئی ہیں۔ کہ ان کے ہوتے ہوئے شاذ ہی کوئی قبول اسلام کا حوصلہ کر سکے انسان ایک قسم کے ابتلا کا مقابلہ تو کر سکتا ہے لیکن جب ہر ممکن طریق پر اور ہر رستہ سے اس کے لئے مشکلات پیدا کی جائیں۔ تو ان پر غالب آنا ہر ایک کا کام نہیں۔ لیکن ریاست کشمیر میں یہ صورت حالات موجود ہے۔ اور اس کے باوجود ٹریبیون جیسے اخبارات نہایت بے باکی کے ساتھ اس میں مذہبی آزادی کے اعلانات کرنے میں کوئی تامل نہیں کرتے:۔

مذہبی آزادی تو خیر بڑی چیز ہے کشمیر میں تو تمدنی آزادی بھی مفقود ہے۔ اور کوئی شخص مجاز نہیں۔ کہ خوراک اپنی منشاء کے مطابق کھا سکے۔ کشمیر کا اگر کوئی مسلمان اپنی گائے کو کھانے۔ یا قربانی کے لئے ذبح کرنا چاہے۔ تو نہیں کر سکتا۔ ایسی جگہ بھی نہیں کر سکتا۔ جہاں کسی ہندو کی نظر نہ پڑے۔ اور اگر کوئی بدنصیب اس قسم کی حرکت کر بیٹھے۔ اور ہندوؤں کو کسی ذریعہ سے اس کا علم ہو جائے تو اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ اور اس "جرم" کی سزا دس سال قید بامشقت رکھی گئی ہے۔

قارئین کو یاد ہو گا۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک جج نے اس سزا کو شدید اور سنگین قرار دیا تھا۔ اور اس میں تخفیف کی تجویز کر دی تھی۔ تو اس پر ریاست کے ہندوؤں نے شور و غوغا سے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ اور کئی ماہ تک اس کے خلاف ستیہ آگرہ کرتے رہے تھے۔ اور حکومت کو سخت پریشان کر دیا تھا۔ اور اب تو خیر اسی قدر سزا پر اکتفا کی جاتی ہے۔ گزشتہ حکمرانوں کے عہد میں تو اس "جرم" کی سزا قتل اور نہایت ہی وحشیانہ طریق پر قتل تھی۔ اگر کوئی شخص گائے ذبح کرتا۔ تو اس کے تمام خاندان کو حاضر کیا جاتا۔ اور بیٹے کو باپ کے ہاتھ سے قتل کرایا جاتا تھا۔ ان سب باتوں کے علاوہ ریاست کے مسلمانوں کے ساتھ اور جو شدید ناانصافیاں روا رکھی جاتیں۔ اور ان کے حقوق تلف کئے جاتے تھے۔ اتنا ہی گو مسلمانوں کی قربانیاں ایک حد تک تخفیف کا موجب ہوئی ہیں لیکن پھر بھی ان کی حالت نہایت قابل رحم ہے۔ اور یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کے ساتھ انصاف ہو رہا ہے۔ لیکن اس چیز کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اسلام قبول کرنے کی راہ میں جو شدید اور ناقابل عبور رکاوٹیں پیدا کی ہوئی ہیں وہ مہذب دنیا کے لئے باعث ننگ و عار ہونے کے علاوہ مسلمانوں کے لئے نقصان رساں بھی ہیں۔ کیونکہ اسلام اپنے اندر ایسی کشش رکھتا ہے۔ کہ اگر تعزیری روکاوٹیں پیدا نہ ہوتیں۔ تو یقین تھا۔ کہ ریاست میں مسلمانوں کا تناسب آبادی اس سے بھی بہت بڑھ چکا ہوتا۔ جتنا کہ اب ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں ہو رہا ہے۔ لیکن ان رکاوٹوں کی وجہ سے ریاست میں مسلمانوں کی ترقی بالکل رکی ہوئی ہے اور پھر حیرت یہ ہے۔ کہ ان سب حقائق اور واقعات کی موجودگی کے باوجود ہندو نہایت بے باکی کے ساتھ ریاست کشمیر میں مسلمانوں کے لئے مذہبی آزادی کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ حیدر آباد میں جا کر مذہبی آزادی کے لئے جہاد کرنے والوں کو اپنے قریب ریاست چنبہ میں تو اس اصل کو رائج کر لینا چاہیئے۔ کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ وہاں اسلام کو قبول کرنے کے رستہ میں کئی مشکلات ہیں۔ جن کی وجہ سے ایسا کرنا قریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے مذہبی اور تبلیغی جلسے کرنے کی راہ میں بھی ایسی پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔ کہ انعقاد قریباً محال ہو چکا ہے۔ اور کسی ایسے جلسے کے اعلان کے لئے کسی پوسٹر یا اشتہار کا شائع کرنا تو درکنار حصول کے ساتھ اعلان بھی ممنوع ہے۔ پریس قائم کرنے اور اخبار نکالنے کی کسی کو اجازت نہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو بالخصوص ابتدائی انسانی حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے خلاف آواز اٹھانے کی کبھی کسی کو ہمت نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ ریاستیں حیدر آباد میں شورش کی آگ کو ہوا دینے والوں کے گھروں کے قریب ہیں ہی تو ہیں ۔

فلسفہ مسائل حج

گزشتہ جلسہ سالانہ پر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فلسفہ مسائل حج پر جو تقریر فرمائی۔ اس کا پہلا حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

میرا مضمون تو فلسفہ مسائل حج ہے لیکن مضمون کے ابتدا میں مسائل حج کو بھی ترتیب دے دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تا ایسے احباب جنہیں مسائل حج سے کم واقفیت ہے۔ وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اس طرح یہ مضمون گویا دو حصوں پر مشتمل سمجھنا چاہیئے۔ پہلا حصہ مسائل حج اور دوسرا فلسفۂ مسائل حج۔ حصہ مسائل حج حسب ذیل ہے۔

مسائل حج

(۱) سب سے اول حج کے لئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی غرض سے اور اسکے حکم کی تعمیل اور اسکے فریضہ کی ادائیگی کے واسطے خالص اور پاک نیت کی جائے جس میں کسی قسم کے نام و نمود اور ریا اور نفسانی اور دنیوی اغراض کے خیال کا دخل نہ ہو۔

(۲) حج کے لئے احرام باندھنے کی ہر طرف کے لوگوں کے لئے جگہیں مقرر ہیں جنہیں میقات مکانی بھی کہتے ہیں چنانچہ مدینہ اور مدینہ کی سمت والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام اور اسکی سمت والوں کے لئے جحفہ۔ نجد اور اسکی سمت والوں کے لئے قرن المنازل یمن اور اسکی سمت والوں کے لئے جیسا کہ ہندوستان جو مشرقی سمت میں واقع ہے یلملم ہے۔ عراق اور اس کی سمت والوں کے لئے ذات عرق اور عقیق ہے۔

(۳) میقات مکانی کی طرح حج کے لئے میقات زمانی بھی ہے۔ یعنی حج کے لئے خاص اوقات مقرر ہیں۔ اور وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے ۹ دن تک کے ایام ہیں۔

(۴) احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ ہاتھ پاؤں کے ناخن اور بال بغلوں اور زیر ناف کو دور کرے۔ یعنی جسطرح کی حجامت کی جاتی ہے کرائے۔ اور غسل یا وضو بھی کرے بلکہ غسل افضل ہے۔ بلکہ بعض کے نزدیک احرام کے لئے غسل جمعہ کے غسل سے بھی افضل ہے۔ اسی طرح بعد غسل سفید چادر اوڑھتا کر سر ننگا رہے۔ اور تہ بند بھی اور دونوں سیئے ہوئے نہ ہوں۔ اور ایک بڑی چادر سے ستر بھی ڈھانکے اور اوپر بھی اسی کا حصہ ہے تو بھی جائز ہے۔ پھر دو رکعتیں نماز پڑھے۔

(۵) بحالت احرام ذیل کی چیزوں کا استعمال حج والوں کے لئے ممنوع ہے سیا ہوا کپڑا قمیص۔ انگرکھا۔ پاجامہ۔ غرغل جبہ قبا یا رانی موزے دستانے ٹوپی اس کے لئے بھی بصورت عادت منع ہے۔ خلاف عادت جائز ہے۔ شلاً پاجامہ اور کرتہ کو اصل جگہ پہننے کی بجائے چادر کی جگہ اوپر کے حصہ میں اوڑھ لے تو جائز ہے۔ یا لنگوٹ کے طور پر پہن لے تو حرج نہیں۔ اسی طرح خوشبو اور خوشبودار کپڑا رنگین جیسے زعفرانی اور کسنبہ سے رنگا ہوا لیکن اگر دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو جائز ہے۔ اور گالی گلوچ اور بدزبانی اور بیحیائی فسق و فجور۔ جنگ و جدال شکار کھیلنا شکار کرنا کسی شکاری کو شکار بتانے کے لئے اشارہ کرنا یعنی صحرائی شکار ہر طرح سے منع ہے۔ ہاں اسکا گوشت بلا کسی تحریک کے اگر مل جائے تو کھانا جائز ہے۔ اور بحری شکار کرنا جیسے مچھلی کا جائز ہے۔ ایسا ہی بحالت احرام حجامت کرانا یعنی ناخنوں کو اتروانا اور بالوں کو صاف کرانا منع ہے۔ اور بال داڑھی اور سر کے خطمی وغیرہ سے نہ کھوٹے۔ اور جوؤں کو مارنا بھی منع ہے۔ اور مونہہ اور سر کو کسی چیز سے نہ ڈھانپے۔

(۶) بحالت احرام بعض امور محرم کے لئے جائز ہیں غسل کرنا اور حمام میں داخل ہونا کسی مکان یا کجاوے کے سایہ میں بیٹھنا اور ہمیانی کا کمر میں باندھنا اور دشمن حملہ آور ہو۔ تو اس سے لڑنا جائز ہے۔ نیز بعض جانوروں کو مارنا بھی جائز ہے۔ جیسے چیل۔ کوا۔ سانپ۔ بچھو۔ چوہا۔ چھپکلی۔ بھیڑیا۔ گیدڑ۔ کچھوا۔ پروانہ۔ مکھی۔ چیونٹی گرگٹ۔ کھٹمل۔ پسو۔ مچھر۔ اور ہر درندہ حملہ کرنے والا اور موذی جانور۔

فرائض حج

(۷) فرائض حج کے چار ہیں۔ اول احرام دوسرے وقوف عرفات۔ عرفہ کے دن اور اسکا وقت بعد زوال روز عرفہ کے عید الاضحیٰ کی فجر تک ہے تیسرے طواف الزیارت کہ بروز عید الاضحیٰ کرنا اور بھی بہتر ہے۔ اور ایام نحر سے تاخیر کرنے میں دم لازم آتا ہے۔ یعنی اس نقص اور کمی کی تلافی کے لئے جانور ذبح کرنا پڑتا ہے۔ چوتھے ترتیب ان افعال میں یعنی پہلے احرام باندھنا چاہیئے۔ بعد ازاں وقوف عرفہ کرے۔ بعدہ طواف الزیارت اگر ایک بھی ان فرائض سے فوت ہوگا۔ تو حج نہیں ہونے کا۔

واجبات حج

واجبات حج کے یہ ہیں۔ وقوف مزدلفہ کا سعی کرنا درمیان صفا و مروہ پہاڑی کے اور کنکریاں مارنا مناروں پر۔ اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصۃ کرنا۔ آفاقی کو یعنے باہر سے آکر حج کرنے والے کو۔ اور سر منڈوانا یا بال کتروانا۔ اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات کا غروب آفتاب تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعض کے نزدیک یہ سنت ہے۔ اور طواف شروع کرنا دائیں طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو۔ اور طواف باوضو کرنا اور طواف میں ستر ڈھانکنا اور سعی کو صفا سے شروع کرنا اور سعی مذکور کو پیادہ پا کرنا بشرطیکہ عذر نہ ہو۔ اور ذبح کرنا بکری یا مثل اسکی قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات اشواط یعنی پھیروں کے دو رکعتیں پڑھنا۔ اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کے اس طرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف پھر طواف زیارت کرے۔ اور طواف زیارت ایام نحر میں کرنا۔ اور طواف اس طرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجائے اور سعی درمیان صفا و مروہ کے بعد طواف کے کرنا اور حلق مکانی معین اور زمانی معین میں کرنا یعنی حرم میں اور ایام نحر میں اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ کا بعد وقوف عرفہ کے اور ان کا بھی کہ جن کے ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ اور ان کے سوا سنتیں اور آداب مستحبات ہیں۔

(۸) دم سے مراد جانور کا ذبح کرنا ہے خواہ وہ اونٹ ہو یا گائے یا بکری اور مانند اس کے۔ دم کا لفظ اس طرح کے جانوروں سے ہر ایک کے لئے بولا جاتا ہے۔ لیکن جبکہ طواف الزیارت کیا جائے بحالت جنابت یا بحالت حیض یا جماع کیا جائے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو اس صورت میں دم سے مراد بدنہ ہوگا یعنی اونٹ یا گائے

(۹) اپنی قربانی سے قارن اور متمتع کا اور ایسا ہی نفلی قربانی اور ہدی سے کھانا مستحب ہے۔ اس کے سوا دوسری صورت میں جو دم کے لازم آنے پر جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ اس سے گوشت کھانا محرم کے لئے جائز نہیں۔

(۱۰) اگر قران اور تمتع کے ہدی سے عاجز ہو تو اس صورت میں اس پر دس روزے لازم ہوتے ہیں۔ تین روزے یوم النحر سے پہلے اور سات روزے بعد از فراغت حج جہاں چاہے اور جس جگہ چاہے۔ اور بہتر ہے کہ پہلے تین روزے اس طرح سے رکھے کہ تیسرا روزہ نویں ذی الحجہ کا یعنے عرفہ کے دن کا ہو۔ اور اگر سر منڈانے سے پہلے ہدی پر قادر ہو تو ہدی ہی لازم ہے۔ روزہ اس کے لئے بدل میں رکھنا مناسب نہیں۔

(۱۱) جب مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے۔ کہ یہ مستحب ہے اور مکہ کی جانب بلند سے جو ثنیۃ العلیا ہے داخل ہووے۔ اور مکہ میں داخل ہونا رات کی بجائے دن کو بہتر ہے۔ اور جب شہر میں جائے۔ تو اول مسجد حرام میں جائے بعد اس کے کہ اپنا ساز و سامان جہاں رکھنا ہو وہاں رکھ لیا جائے۔ اور بہتر ہے۔ کہ مسجد حرام میں داخل ہونے کے وقت لبیک کہے

(۱۲) لبیک اونچی آواز سے کہنا چاہیئے خصوصاً بعد نماز کے خواہ نماز فرضوں کی ہو خواہ نفلوں کی۔ ایسا ہی سحر کے وقت اور کسی قافلہ سے ملنے کے وقت ایسا ہی کسی بلند جگہ پر چڑھنے کے وقت اور کسی بلند جگہ سے پستی میں اترنے کے وقت یا کسی جنگل میں داخل ہونے کے وقت۔ غرضیکہ حج کا سارا سفر گویا ایک طرح کی نماز ہی ہے جیسے نماز اول کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہر طرح کی نقل و حرکت میں لبیک کہنا مناسب ہے۔ جیسے کہ نماز میں قیام رکوع اور سجود اور قعود میں نقل و حرکت اللہ اکبر کہا جاتا ہے لبیک کے الفاظ یہ ہیں لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے زیادہ کہنا جائز ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ بھی مرویات سے ہیں لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک الٰہ الخلق لبیک۔

مسجد حرام میں داخل ہونا

مسجد حرام میں داخل ہونے کے لئے دروازہ بنی شیبہ سے داخل ہونا بہتر ہے اس دروازہ کو باب السلام بھی کہتے ہیں۔ داخل ہونے کے وقت عجز و نیاز اور خشوع و خضوع کا دل میں رکھنے کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال اور کبریائی اور یکتائی کی شان کو ملحوظ رکھے۔ اور خوف و حیا کی حالت کے ساتھ اس کے فضل و کرم اور رحمت واسعہ کی امید اور اس کی گرفت اور عذاب و عقاب کا بیم و ترس ذہن میں رکھتا ہوا مسجد میں داخل ہو۔ اور اس وقت تکبیر اور تہلیل کہے۔ اور جب مسجد میں داخل ہو۔ تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد غیر مکی کے لئے سنت ہے بجا لائے۔ اس طرح کہ اول حجر اسود کی طرف مونہہ کر کے تکبیر اور تہلیل کہے۔ اور حجر اسود کو بوسہ دے۔ اور بوسہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے۔ جیسے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں۔ اور بوسہ دینے کے وقت دوسرے لوگوں کے لئے باعثِ ایذا نہ بنے۔ اور اگر باعث ہجوم و اژدہام بوسہ دینا مشکل ہو۔ تو ہاتھ لگا کر ہاتھوں کو چومے۔ اور اگر ہاتھوں کو بھی حجر اسود تک نہ پہونچا سکے۔ تو کسی لکڑی کو حجر اسود تک لگا کر اسے چومے۔ تو یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر لکڑی کا وہاں تک پہونچنا بھی نہ ہو سکے۔ تو پھر ہاتھوں سے اشارہ کر کے انہیں چومنا بھی جائز ہے۔ اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کرے اور درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھے۔ اور طواف حجر اسود کی جانب سے شروع کرے۔ اور سات بار کعبہ کے گرد طواف کرے اور طواف بہ ہیئت اضطباع کرے۔ یعنی چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالے۔ اور طواف حطیم کے سمیت کرے۔ یعنی حطیم طواف کے وقت اندر آ جائے۔ اور طواف کو حجر اسود پر ختم کرے۔ ختم کرنے پر پھر اسے بوسہ دے۔ اور رکن یمانی جو حجر اسود کے سامنے ہے۔ اسے بوسہ کی جگہ ہاتھ لگانا ہی کافی ہے۔ بعد طواف دو رکعتیں پڑھے جو حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھے اور اگر ہجوم کی وجہ سے مشکل ہو۔ تو پھر مسجد حرام کے اندر جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے۔ اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد نماز جو چاہے دعا مانگ لے۔ بعدہ چاہ زمزم پر جا کر خوب پانی پئے کہ سیر ہو جائے۔ اور پھر مقام ملتزم پر آئے۔ اور حجر اسود کو بوسہ دے۔ اور تکبیر و تہلیل کہے اور مفرد کو یعنی جو صرف اکیلے حج کے ارادہ سے آیا ہے بعد طواف زیارت صفا و مروہ کی سعی کرے۔ اگر بعد طواف قدوم کرے تو بھی جائز ہے۔

(۱۴) طوافِ کعبہ کے پہلے تین پھیرے جلد جلد چلے۔ اور مونڈھوں کو ہلا ہلا کر چلے۔ جیسے بانکپن کی چال میں بانکے لوگ ناز دکھاتے ہیں۔ اس طرح کی چال چلنے کو رمل کہتے ہیں۔ بعد میں معمولی رفتار سے چل سکتے ہیں۔

سعی صفا اور مروہ

(۱۵) صفا اور مروہ کی سعی کے وقت سعی صفا سے شروع کریں۔ اور صفا پر اس جگہ کھڑے ہوں۔ کہ وہاں سے کعبہ نظر آ سکے۔ اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کر کے ہاتھ اٹھائیں۔ اور دعا کریں اور تکبیر تہلیل اور حمد اور درود پڑھیں اور جو چاہیں دعا کریں۔ پھر صفا سے مروہ پہاڑی کی طرف اتریں معمولی چال میں۔ اس کے بعد میل اخضر سے کہ منارے کے طور پر نشان مقرر ہے دوسرے میل تک جلد جلد چلیں۔ اور معمولی چال سے مروہ پر چڑھیں۔ اور کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر وہی عمل کریں۔ جو صفا پر کیا۔ اور اس طرح سے سات دفعہ پھیرے لگائیں۔ اور یہ سعی طواف کعبہ کے بعد چاہیئے۔ اگر طواف سے پہلے ہو۔ تو بعد طواف سعی پھر لازم ہے۔

(۱۶) سعی صفا و مروہ اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے طہارت شرط نہیں۔ ہاں طہارت اولےٰ اور افضل ہے۔ اور طواف کعبہ کے لئے ضروری ہے۔ اور طواف اور سعی کے وقت بات کرنا مکروہ ہے جب سعی سے فارغ ہوں۔ پھر مسجد حرام میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی جائے۔ اور یہ نفلی طور پر ہے۔ واجبات سے نہیں۔ اور طواف نفل جس قدر چاہیں۔ کر سکتے ہیں۔

خطبہ

(۱۷) ساتویں ذی الحجہ کو مکہ میں امام خطبہ پڑھتا ہے۔ اس میں احکام حج بیان کئے جاتے ہیں۔ اور وہ احکام منا میں جانے اور پھر وہاں سے آٹھویں کو بعد نماز صبح عرفہ میں جانے اور وقوف کرنے کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور بعد زوال پھر وہاں نانویں ذی الحجہ کو امام کا خطبہ ہوتا ہے۔ اور بعد ادائے نمازِ ظہر و نماز عصر بصورت جمع وہاں جبل عرفات کے پاس اور اوپر چڑھ کر تکبیریں کہنا اور ذکر الٰہی کرنا۔ اور بعد غروب آفتاب مزدلفہ میں جانا۔ اور نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کرنا۔ اور پھر وہاں سے بعد نماز فجر وادیٔ محسر سے تیزی سے گزرتے ہوئے منا میں پہونچنا۔ اور آتے ہی جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں پھینکنا۔ اور ہر کنکری پھینکنے کے وقت اللہ اکبر کہنا۔ اور پھر حلق کرنا۔ اور بعد میں قربانی کے جانور ذبح کرنا۔ اور ۱۳ر ذی الحجہ تک ایام تشریق جو تین دن تک ہیں۔ قربانی کے جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ اور بعد قربانیوں کے پھر طواف کعبہ کرنا۔

(۱۸) خطبہ جو ساتویں کو مکہ میں۔ اور آٹھویں کو منا میں اور نانویں کو عرفات میں پڑھا جاتا ہے۔ اور اس میں بار بار احکام حج کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ اس کا سننا مفید اور ضروری ہے۔ اور اگر ساتویں ذی الحجہ کو احرام سے باہر نکل آیا ہو۔ تو آٹھویں کو پھر احرام حج کا باندھ کر بعد طلوع آفتاب منا میں آئے۔ اور اگر ظہر پڑھ کر آئے تو بھی مضائقہ نہیں۔ اور رات کو منا میں رہے۔ اور روز عرفہ کو صبح کی نماز تاریکی میں یعنی اوّل وقت پڑھ کر عرفات میں جائے۔ تو بھی جائز ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک یہ خلافِ سنت ہے۔ اور میدان عرفات میں جہاں چاہے۔ اترے۔ سوائے بطن عرنہ کے اور اترنا نزدیک جبل عرفات کے جو پہاڑ ہے۔ افضل ہے۔ اور اس دن بعد زوال غسل کرے۔ کہ سنت ہے اور عرفات میں وقوف کرے۔ کہ فرض ہے۔

کنکریاں پھینکنا

۱۹- منا میں پہونچ کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکنے کے بعد اور قربانی کے جانور ذبح کرنے کے بعد حلق یعنی سر کے بال منڈائے جاتے ہیں۔ یا کٹائے جاتے ہیں۔ عورتوں کے لئے صرف سر سے بال کچھ نشان کے طور پر کٹائے جاتے ہیں۔ عورتوں کو سر منڈانا منع ہے۔ حجامت کے بعد محرم کے لئے جو باتیں ممنوع تھیں۔ اب سب حلال ہو جاتی ہیں سوا جماع کے۔ اور جماع وغیرہ بعد طواف الزیارت حلال ہوتا ہے اور بعد طواف الزیارت پھر منا میں آ کر رات رہے اور ایام منا میں دن کو مکہ میں آ کر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے۔ اور رات منا میں رہے۔ اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارھویں کو تینوں جمرات یعنی مناروں پر رمی کرے۔ پہلا جمرہ جو متصل مسجد خیف کے ہے اسے جمرہ اولےٰ کہتے ہیں۔ اس پر سات سنگریزے مارے بعد ازاں دوسرے جمرہ پر جو اس کے متصل ہے۔ جسے جمرہ وسطےٰ کہتے ہیں۔ اور بعد ازاں جمرہ عقبہ پر سات سنگریزے مارے اور ہر سنگریزہ کے مارنے کے وقت تکبیر کہتا رہے۔ اسی طرح تیسرے دن یعنی بارھویں کو تینوں جمرات پر سات سات سنگریزے مارے

اور اس طرح اگر تیرہویں کو بھی وہاں رہے تو اس طرح سے رمی کرنا لازم ہے۔ اور اگر تیرہویں کو وہاں سے کوچ ہے تو رمی اس سے ساقط ہوئی۔ اور وقت رمی کا گیارہویں بارہویں یا تیرہویں ہیں۔ بعد زوال کے ہے۔ لیکن تیرہویں کو اگر بعد طلوع فجر اور قبل از زوال رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال ہی ہے۔ اور گیارہویں بارہویں کو قبل از زوال جائز نہیں۔ اور سنگریزوں کا چھوٹے ہونا اور بہت بڑے نہ ہونا اور پاک ہونا مستحب ہے۔ بلکہ مزدلفے یا منا کو آتے ہوئے راستہ سے لیتے آنا اور بھی بہتر ہے اور سنگریزوں کو چٹکی میں پکڑ کر پھینکنا چاہیئے اور رمی کے وقت جمرات سے پانچ ہاتھ سے کم کا فاصلہ نہ ہو۔ زیادہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور جمرہ اولے اور وسطے کے لئے رمی کرنے کے وقت پیادہ پا ہونا چاہیئے۔ اور تیسرے جمرہ کے لئے جو جمرہ عقبہ ہے۔ پیادہ پا ہونا اور سوار ہونا یکساں ہے۔ اور رمی نشیب گاہ سے بلندی کی طرف ہو۔ اور رمی کے وقت منا دائیں ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف۔ اور اگر سنگریزے منارے سے دور پڑیں تو درست نہیں مناروں پہ پڑیں یا ان کے نزدیک پڑیں۔ اور سنگریزے دائیں ہاتھ سے پھینکے اور علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر سب کے سب اکٹھے ایک ہی دفعہ پھینکے تو جائز نہیں۔ اور ایسا کرنے سے ایک ہی رمی کا حکم لگایا جائے گا۔

عاشقانہ حرکات

اس کے بعد فارغ ہو کر وادی محصب میں اگر ایک دو ساعت ٹھہر کر آرام کرے۔ محصب کو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں۔ محصب سے مکہ میں بغرض طواف الصدر آئے اور طواف کرے یہ طواف وداع اور مکہ سے واپس جانے کا ہے۔ اس کے ساتھ رمل اور صفا مروہ کی سعی نہیں ہے۔ اور اگر مکہ میں قیام منظور ہو تو۔ چلنے کے وقت۔ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور بعد طواف چاہ زمزم پر آ کر خوب سیر ہو کر پانی پیوے اور تھوڑا تھوڑا کر کے کئی بار پیوے اور ہر دفعہ کعبہ کی طرف نظر کرے اور وہ پانی منہ سر اور بدن پر بھی ملے یہ حرکات درحقیقت عاشقانہ کیفیات سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو عقلی احساس سے بالا اور ولولہ محبت اور جذبہ عشق کے مرتبہ میں نرالی ہیں۔ اور ان رموز محبت کو وہی سمجھ سکتا ہے۔ جو محبت کے کوچہ سے آشنا اور اشارات الفت کا شناسا ہو۔ اس کے بعد پھر بیت اللہ کی طرف آوے اگر میسر آسکے تو کعبہ کے اندر داخل ہو جائے اور اگر کثرت ہجوم اور بھیڑ کے سبب اندر جانا مشکل ہو۔ تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور منہ اپنا ملتزم سے لگائے اور کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر دردمند دل کے ساتھ اپنے محبوب مولے کے حضور دل بے قرار اور چشم اشکبار کے ساتھ تکبیر اور تہلیل۔ وراذکار واشغال اور حمد و ثنا میں مشغول ہو اور اپنی جو جو حاجت ہو اسے بھی اپنے مولےٰ کے حضور پیش کرے اور بتقاضائے ادب وتعظیم منہ کو کعبہ کی طرف ہی رکھتے ہوئے پچھلے پاؤں ہٹتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور پھر جس طرف جانا مقصود ہو جا سکتا ہے۔

زیارت کعبہ

(۲۰) کعبۃ اللہ کی زیارت منصوصہ کے لئے دو طریقے مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک خاص جسے حج کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دوسرا عام جسے عمرہ کہتے ہیں۔ حج کے معنے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے قصد کرنا ہے اور عمرہ کے معنے بھی زیارت مقام مقدس ہی ہے۔ لیکن اصطلاح شریعت میں حج خانہ کعبہ کی زیارت کا مقصد ہے جس کا مکانی اور زمانی شرائط کے علاوہ تمام مناسک حج اور عبادات مخصوصہ حج سے بھی تعلق ہے۔ اور عمرہ بھی کعبۃ اللہ کی زیارت کرتا ہے۔ حج کے لئے خاص ایام اور مہینے مقرر ہیں جیسے کہ الحج اشھر معلومات سے ظاہر ہے۔ لیکن عمرہ سال کے سارے اوقات میں ہو سکتا ہے۔ سوائے یوم عرفہ و روز نحر و ایام تشریق کے حج فرض ہے۔ اور عمرہ بعض کے نزدیک فرض اور بعض کے نزدیک سنت چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر عمرہ کو واجب جانتے ہیں۔ اور امام مالک کے نزدیک عمرہ سنت ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تطوع یعنی طوعی اور نفلی عبادت کے حکم میں ہے۔

حج کی صورتیں

(۲۱) حج کی تین صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ صرف اکیلے حج کے احرام باندھ کر اس کا فریضہ بمعہ شرائط و مناسک ادا کیا جائے یہ صورت افراد کہلاتی ہے جس کی طرف فمن فرض فیھن الحج میں اشارہ ہے۔ دوسری صورت قران کہلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ عمرہ اور حج دونوں کے لئے اکٹھا احرام باندھا جائے یعنی احرام میں دونوں کی نیت کر لی جائے اور اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کے لئے احرام باندھا جائے پھر انہی مہینوں میں عمرہ کے احرام کے بعد حج کے لئے احرام باندھ لیا جائے قبل اس کے کہ عمرہ کے احرام سے بطور احلال فارغ ہوں۔ اور قران کی طرف آیت واتموا الحج والعمرۃ میں اشارہ ہے۔ اور حج وعمرہ کے درمیان واؤ جمع کے مفاد معنوی میں یہ اشارہ بطور استنباط پایا جاتا ہے۔ تیسری صورت تمتع کی ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور حج تمتع کی یہ صورت ہے۔ کہ کوئی شخص جو مکہ سے باہر کا ہو وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کے لئے احرام باندھ کر بیت اللہ کو پہنچے اور طواف کعبہ کرے اور سعی صفا اور مروہ بھی کرے پھر سر منڈائے پھر اسی سال کے حج کے مہینوں میں سے کسی میں حج کے لئے نئے سرے احرام حج کے لئے باندھ کر اعمال اور مناسک حج کو بجا لائے۔ یہ صورت حج تمتع کہلاتی ہے۔ اور یہ صورت مکہ سے باہر کے لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ اور ایام حج کے روز عرفہ روز نحر اور ایام تشریق کے ہیں۔

(۲۲) عمرہ کا رکن طواف ہے اور واجب اس میں دو چیزیں ہیں۔ ایک سعی صفا و مروہ کی دوسرے بالوں کا منڈانا اور کترانا اور آداب اور شرائط اور سنن اس کے وہی ہیں۔ جو حج کے ہیں۔ یعنی طواف اور سعی کے اعمال کے لحاظ سے۔

قابل کفارہ امور

(۲۳) احکام جنایات یعنی اعمال حج میں ایسی غلطی کا مرتکب ہونا کہ جس کے ارتکاب کرنے سے بطور کفارہ محرم کو دم یعنی کسی جانور کا ذبح کرنا یا صدقہ جس میں غلہ وغیرہ دینا یا روزہ لازم آتا ہے اور ایسے امور حسب ذیل ہیں ۱ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا ۲ خضاب سر پہ مہندی کا کرے یا ۳ روغن زیتون وغیرہ کا استعمال کرے یا ۴ کپڑا سیا ہوا پہنے تمام روز جس طرح کہ عادت ہے۔ اس کے پہننے کی ۵ ڈھانکنا سر کا تمام روز ۶ منڈانا سر کا چوتھائی یا اس سے زیادہ یا بال بغل یا زیر ناف کے لینا یا بال گردن کے مونڈنا ۷ ناخن اتروانے دونوں ہاتھوں کے یا دونوں پاؤں کے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے ۸ طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت میں کرنا ۹ طواف فرض سوا وضو کے کرنا ۱۰ عرفات سے امام سے پہلے پھرنا یعنی لوٹنا ۱۱ سعی صفا و مروہ کی ترک کرنا ۱۲ وقوف مزدلفہ کا ترک کرنا ۱۳ سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرنا ۱۴ سر منڈانا حرم کے باہر ۱۵ بوسہ لینا بیوی کا یا چھونا اسے شہوت سے ۱۶ تاخیر کرنا سر منڈانے میں وقت محدود کے لحاظ سے ۱۷ طواف زیارت ایام نحر سے مقدم کرنا اور ایسا ہی دوسرے افعال حج میں بعض کو بعض سے مقدم کرنا ان سب صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کو جما دے یا قارن سر منڈائے پہلے ذبح سے تو اس پر دو دم واجب ہوتے ہیں۔ اور اگر محرم ایک عضو سے کم پر خوشبو لگائے یا سر ڈھانپے یا کپڑا سیا ہوا پہنے ایک روز سے کم یا سر کو ایک چوتھائی سے کم منڈائے یا ناخن یا پانچ یا پانچ سے کم اتروائے متفرق مجلسوں میں یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک منارے کی تینوں مناروں سے نحر کے دن کے بعد یا اپنے سوا کسی دوسرے کا سر مونڈے تو ان صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدھا صاع گیہوں کا۔

یعنے دو سیر شرعی۔ اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈائے یا پہنے کپڑا سیا ہؤا بوجہ کسی عذر کے یا باعث بیماری کے تو ان حالات میں محرم تین چیزوں سے کوئی ایک چیز کرے۔ یا بکری ذبح کرے۔ یا چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے۔ یعنی ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا اگر یہ نہ کر سکے۔ تو تین روزے پے درپے رکھے یا متفرق دونوں طرح جائز ہیں۔ اور اگر محرم شکار کرے۔ یا شکار کو بتائے۔ یا اس کی طرف اشارہ کرے۔ تو اس صورت میں شکار کے جانور کی قیمت بطور عوض کے لازم آتی ہے۔ جس کے متعلق دو آدمی صاحب عدل جو قیمت بھی مقرر کریں۔ اس قیمت سے ہدی یعنی قربانی کا جانور خرید کرکے حرم میں ذبح کیا جائے۔ اور اگر اس کی قیمت سے غلہ خرید کر مساکین میں تقسیم کریں۔ تو بھی جائز ہے۔ غلہ ہر ایک مسکین کو گیہوں ہو تو آدھ آدھ صاع اور جو اور کھجور ہو تو ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دے۔ اور اگر غلہ بھی نہ دے سکے۔ تو ہر مسکین کے صدقہ کے عوض ایک ایک روزہ رکھے۔ اور اس صورت میں چھ روزے لازم آئیں گے۔ اور احکام جنایات میں عمداً غلطی کرنے والا یا بھولکر غلطی کرنے والا اور برغبت کرنے والا یا بمجبوری کرنے والا کیا عالم اور کیا امی سب یکساں اور برابر ہیں۔ اسی طرح محرم اگر بہت سی خالص خوشبوئی جیسے مشک اور عنبر بہت سا استعمال کرے تو دم لازم آتا ہے۔ اور خوشبوئی یا پھول یا خوشبودار چیز یا میوہ خوشبودار سونگھنے سے محرم پر کچھ واجب نہیں ہوتا۔ مگر یہ افعال مکروہ سمجھے جاتے ہیں اور اگر جوں مارے تو کم از کم ایک مٹھی بھر غلہ یا قدرے طعام بطور صدقہ دے۔ اور یہ اس صورت میں ہے۔ کہ اپنے بدن سے یا اپنے کپڑے سے پکڑ کر مارے۔ اور اگر زمین میں سے پکڑ کر مارے تو اس کا مارنا دوسرے موذی جانوروں کے حکم میں ہے۔ جن کے مارنے پر کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ بلکہ ان کا مارنا جواز سے ہے۔ اور کپڑے کو سورج کی دھوپ میں ڈالے۔ اور اس غرض سے ڈالے کہ جوئیں مریں اور بہت سی مریں۔ تو اس صورت میں آدھا صاع گیہوں کا صدقہ لازم آتا ہے۔ اور اگر کپڑے کو خشک ہونے کی غرض سے دھوپ میں ڈالے۔ اور جوؤں کے مرنے کے متعلق نیت نہ ہو۔ لیکن وہ مریں تو اس صورت میں محرم پر کچھ لازم نہیں آتا۔

زیارت مدینہ منورہ

(۲۴) جس طرح مکہ میں زیارت کعبہ کے لئے حاجی لوگ جاتے ہیں۔ مدینہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان ابراھیم حرم مکۃ فجعلھا حراما وانی حرمت المدینۃ حراما۔ یعنے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام مقرر کیا۔ اور میں مدینہ کو حرام مقرر کرتا ہوں اسی وجہ سے مکہ اور مدینہ دونوں کو حرمین کہتے ہیں۔ اور جو حاجی مکہ اور مدینہ دونوں جگہ زیارت کے لئے جاتا ہے اسے حاجی الحرمین کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مکہ کو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ کو حرام قرار دینا بلحاظ حرمت اور تعظیم کے ہے اور کعبۃ اللہ کی تعظیم اور حرمت کا مرتبہ بیت اللہ کی حیثیت سے الگ ہے اور بہت بڑا ہے۔

نیابتی حج

(۲۵) جو شخص کسی عذر کے سبب حج کرنے سے رہ جائے۔ یا حج کرنے کے سوا ہی فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے اس صورت میں حج کا فریضہ اس کے ذمہ رہ گیا بصورت نیابت دوسرا شخص ہی حج کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ نیابت میں حج کرنے والا شخص اپنا حج پہلے کر چکا ہو۔ اور جس نے پہلے حج نہ کیا ہو تو وہ نیابت میں حج نہیں کر سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین کی طرف سے بھی نیابت کی صورت میں ہی حج کرایا گیا۔ اور جن دو شخصوں نے بطور نیابت حج کا فریضہ ادا کیا۔ ان دونوں نے پہلے اپنا حج ادا کیا ہؤا تھا۔

بعض اور امور

۲۶۔ عورت کو اپنے محرم کے سوا سفر کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح حج پر بھی عورت کا جانا اپنے محرم کے سوا جائز نہیں۔

۲۷۔ عورت کو اگر حج کے موقعہ پر ایام ماہواری کا عذر پیش آجائے تو طواف کعبہ کے سوا دوسرے سارے امور جو حاجی کرتے ہیں کر سکتی ہے۔ اور پاک ہونے پر بعد غسل طہارت پھر طواف بھی کر سکتی ہے۔

۲۸۔ حج کرنے والا نذر کا اونٹ جو قربانی کے لئے بیت اللہ کو لے جاتا ہے۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد کے رو سے سواری بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ تعمیل ارشاد کے لئے سواری کرنا بہتر ہے۔

۲۹۔ حج مبرور جس سے مراد مقبول حج ہے وہی ہوتا ہے۔ جسے نیکی سمجھ کر محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کیا جائے۔

۳۰۔ حج کے بعد حاجی کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ جس زندگی کا پاک نمونہ لے کر ایام حج سے واپس گھر کو آیا ہے۔ اسے پھر گناہوں کی پلیدی سے ملوث نہ کرے۔ اور دوسروں کے سامنے پاک نمونہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے۔ نہ یہ کہ بد عملیوں سے حج اور حاجیوں کے نام کو بدنام کرنیوالا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مخلص صحابیہ کا انتقال

خاکسار کی والدہ محترمہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء کو وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ اور باوجودیکہ دیگر تمام رشتہ دار اشد مخالف تھے۔ ان کا سینہ قبولِ احمدیت کے لئے کھول دیا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تبلیغ احمدیت کے لئے ان کے دل میں غیر معمولی جوش تھا۔ اپنے گاؤں کی غیر احمدی مستورات کو ہمیشہ مختلف طریقوں سے تبلیغ کرتی رہتیں۔ ایمانی جوش اور احمدیت پر فدائیت اس قدر تھی۔ کہ غیر احمدی حلقہ میں بھی ان کی تعریف کی جاتی تھی۔ اور ان پر ان کے اخلاق کا نہایت گہرا اثر تھا۔ چنانچہ جب قادیان میں ہجرت کرکے آنے لگیں۔ تو اس وقت اس بات کو خاص طور پر محسوس کیا گیا۔ اور گاؤں کی مستورات نے بہت اصرار کیا۔ کہ وہ گاؤں کو نہ چھوڑیں۔

سلسلہ کی ان تحریکات میں جو مستورات کے لئے ہوتیں حصہ لینے کی انتہائی کوشش فرماتیں۔ اگر کسی تحریک میں حصہ لینا ناممکن ہوتا تو چشم پُر آب ہو کر دُعا میں مشغول ہو جاتیں۔ قرآن مجید سے اس قدر محبت تھی۔ کہ باقاعدہ روزانہ پڑھتی تھیں جب بینائی کچھ کمزور ہو گئی۔ تو موٹے حروف والے قرآن مجید کو خرید کر پڑھنا شروع کیا۔ مگر جب اس پر بھی پڑھنا مشکل ہو گیا۔ تو مجھ سے قرآن مجید پڑھوا کر سن لیتیں۔ برادرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور کی جدائی کا انہیں کافی احساس تھا۔ مگر اس کا اظہار ہمیشہ شکریہ کے رنگ میں فرماتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں دُعا کا جذبہ ممتاز طور پر کارفرما نظر آتا ہے۔ والدہ صاحبہ مرحومہ بھی اس وصف میں پیش پیش تھیں۔ ہمیشہ سلسلہ کی ترقی اور سب بھائیوں اور ہمشیرگان کی کامیابی کے لئے دست بدعا رہتیں۔

میں ان تمام احباب کا جنہوں نے والدہ صاحبہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خاکسار۔ غلام احمد فرخ از کوٹری سندھ

۱۹۵

اصلی وید کہاں ہیں

سوامی دیانند جی مہاراج پہلے انسان تھے۔ جنہوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ وید کی تعلیم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان ایشور کو پراپت نہیں کر سکتا اسی طرح آریہ سماج کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ویدک دھرم کے بغیر دنیا ترقی حاصل نہیں کر سکتی۔ اور وید تمام دنیا اور ہر زمانہ کے لئے ہیں۔

میں پہلے ایک مضمون میں یہ بیان کر چکا ہوں۔ کہ سوامی دیانند جی کا ویدوں کو اپنانا محض اس لئے تھا۔ کہ وہ وید کے نام پر ہندوؤں کو اپنے قابو میں رکھ سکیں ملاحظہ ہو۔ "آپ (یعنی سوامی دیانند جی) بخوبی سمجھتے تھے۔ کہ انگریزی پڑھے لکھے ویدوں کو پڑھنا تو کجا ان کی شکل دیکھنے سے بھی محروم ہیں۔ اس لئے وید کے نام پر انہیں جو کچھ بتایا جائے گا یہ سر تسلیم خم کر دیں گے" (آریہ گزٹ لاہور ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء)

جب سوامی جی نے ویدوں کا نام لیا۔ تو ہندو دھرم نے کہا کہ وید تو صرف پہلے زمانہ کے لئے تھے۔ چنانچہ ہندوؤں کی مذہبی کتب میں جا بجا لکھا ہوا پایا جاتا ہے۔ کہ "وید صرف ست یگ وہ دیتا اور دواپر کے لئے تھے" (مہا نروان منتر الاس ۳-۵ء) اس لئے ہندوؤں نے ویدوں کو بالکل تیاگ دیا تھا سوامی جی نے سوچا کہ ویدوں کے نام پر ہندوؤں کو جو کچھ بتایا جائے گا اس کو وہ چپ چاپ قبول کر لیں گے۔ لیکن ہندوؤں نے سوامی جی کی خدمت میں یہ عرض کیا۔ کہ آپ جن ویدوں کا نام لیتے ہیں۔ وہ کہاں ہیں ذرا ان کی شکل تو دکھلا دیجئے۔

ہندوؤں کا یہ مطالبہ اپنے اندر بہت بڑی معقولیت رکھتا تھا۔ اس لئے سوامی جی نے ہندوستان کا کونہ کونہ ڈھونڈ مارا مگر ویدوں کا دستیاب ہونا ناممکن تھا۔ سوامی جی کو ہندوستان سے ویدوں کی ایک بھی جلد نہ میسر آ سکی چنانچہ آریوں نے تسلیم کیا۔ "منش کی اتی مہیہ سنپتی وید کا ایک بھی پورن پستک بھارت ورش میں نہ مل سکا" (دیانند گرنتھ مالا پرتھم بھاگ ہندی دیباچہ ص۹)

پھر لکھا ہے۔ "رشی دیانند نے جب وید پرچار شروع کیا تو وید پستک روپ میں اس وقت بھارت ورش میں نہ مل سکے" (آریہ گزٹ لاہور ۱۳ ستمبر ۱۹۳۲ء ص۳)

آخر سوامی جی نے سوچ بچار کے بعد یہ کہا۔ کہ وید میں نے جرمنی سے منگوائے ہیں ملاحظہ ہو۔ "رشی نے وید جرمنی سے منگوا کر لوگوں کو ویدک پستکالیہ اجمیر دوارا سستے چھپوا کر مہیا کئے" (اخبار آریہ ویر لاہور ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء)

اس پر ہندوؤں نے کہا۔ سوامی جی وہ وید دکھائیں جو جرمنی سے منگوائے ہیں وہ کونسے پریس میں چھپے ہیں۔ ان کا شائع کرنے والا کون ہے۔ کس نے آپ کو روانہ کئے تھے وغیرہ وغیرہ۔ سوامی دیانند جی یا آریہ سماج نے مذکورہ بالا سوالوں کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور بالکل خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد یہ انکشاف ہوا۔ کہ "ایک شخص مسٹر ٹی سی گجراتی تھے۔ انہوں نے خود چار وید بنا دیئے تھے۔ اور انہیں چھپوا بھی دیا اور وہ فروخت بھی ہوتے ہیں۔ اب یہ کون فیصلہ کرے کہ آریہ سماج کے نیموں میں جن ویدوں کا ذکر ہے وہ ٹی سی گجراتی والے وید نہیں۔ یا کسی اور کے بنائے ہوئے وید نہیں۔ بلکہ پرماتما کے دیئے ہوئے وید ہیں" (خوشحال چند خورسند اخبار آریہ گزٹ لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء)

"یہ اعلان کیا تھا۔ بم کا گولا تھا۔ جو آریہ سماج کے قلعہ پر گرا اور اس کو دھڑام سے زمین پر گرا دیا۔ آریوں نے عام ہندوؤں کے سوالوں پر غور نہ کیا تھا مگر اب اپنوں کے بیانات سن کر خاموش ہونا محال تھا۔ آریہ پبلک نہ صرف ان سوالات کے جوابات کے لئے بے تابی کے ساتھ انتظار کر رہی تھی بلکہ وہ بھی سناتن دھرم والوں کے ساتھ سر مست ہو کر کہنے لگ گئی تھی۔ کہ "آریہ سماجیو! ذرا ان کی باتیں کان کھول کر سنو جو اپنے آپ کو آریہ سماج دیانند کے ششش اور آریہ دھرم کے رکشک کہتے ہیں۔ ان کے مت میں وید۔ منو۔ وشنو برہمن گرنتھ۔ اپنشد۔ رامائن۔ مہابھارت گیتا وغیرہ سب گرنتھ۔ رام۔ کرشن۔ گوتم کنادر کپل۔ دیانند وغیرہ تمام مہا پرش اپنے ہی سمے کے لئے تھے۔ اس وقت وید شاستر اپنشد وغیرہ پستکیں کسی کام کی نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے ہی سمے کے لئے تھیں۔" (آریہ ویر ۲۴ مئی ۱۹۳۳ء ص۵)

جب میں آریہ سماج کے اس قسم کے بیانات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے سامنے رکھ کر دیکھتا ہوں کہ "یاد رکھنا چاہیئے کہ اب وید پر چلنے کا زمانہ نہیں ہے۔ جلد تر وید پر وہ بالی آئیگا حال کی ذریت ایسی موٹی عقل کی نہیں کہ ان کو ان تعلیموں پر تسلی دے سکیں۔" (سرمہ چشم آریہ ص۱۴۷)

تو زندہ خدا کے زندہ نشان دیکھتا ہوں۔ اور سجدات شکر بجا لاتا ہوں خدا کے بغیر کون ہے جو قبل از وقت کوئی بات بتائے اور وہ اپنے وقت پر پوری ہو جائے۔

خاکسار:۔ فتح محمد احمدی مشرا از کراچی

اخبار "پرتاب" کا ایک اشتعال انگیز افسانہ

افسانہ نویسی شریف اغراض کے ماتحت ایک قابل قدر فن ہے۔ اخلاقی و اقتصادی اصلاحات کی ترویج میں اس سے بہت مفید کام لیا جا سکتا ہے۔ قومی کیریکٹر کے بنانے میں بھی اس کا بہت دخل ہے۔ لیکن دوسری مفید چیزوں کی طرح اس کا برا استعمال بھی ہو سکتا ہے اور بعض خود غرض ایسا ہی کرتے ہیں۔

ہندو افسانہ نویسوں میں بعض ایسے پست فطرت واقع ہوئے ہیں کہ انہیں ہمیشہ ایسے ہی مضامین سوجھتے ہیں جو اقوام میں منافرت پیدا کریں۔ خصوصاً ہندو مسلمانوں میں عداوت کا بیج بوئیں۔ اس قسم کے افسانے جو فضا کو مسموم کرنے والے ہوتے ہیں ایک قومی جرم ہیں لیکن تاہم ہندو اخبارات میں ایسے قسم افسانوں کے لئے کافی گنجائش موجود ہے۔ وہ بڑے طمطراق سے ان کی اشاعت کرتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک افسانہ "نرگس" کے عنوان سے روزنامہ پرتاب لاہور کی ۱۰؍ جنوری کی اشاعت میں چھپا ہے۔ یہ افسانہ کسی ادبی یا اخلاقی خوبی پر مشتمل نہیں بلکہ اس کا مقصد صرف ہندو مسلمانوں میں منافرت پھیلانا ہے۔ اس کے دو حصے خاص طور پر قابل اعتراض ہیں۔ پہلا حصہ جہاں ایک ہندو نوجوان کے ذکر پر لکھا ہے۔

"اسے دھوتی پہنے دیکھ کر مسلمانوں نے اپنی اپنی لاٹھیاں تان لیں۔ نوجوان انہیں روکتے ہوئے بولا بھائیو! میں نے کیا قصور کیا ہے میرے ساتھ تمہارا یہ سلوک کیوں؟ تینوں مسلمانوں نے ایک ساتھ کہا تو کافر ہے اور تیرا یہی قصور ہے اور لگے لاٹھیاں چلانے"

دوسرا حصہ جہاں مسلمان لڑکی کی طرف سے ہندو نوجوان کے نام خط وضع کیا گیا ہے۔ اور ہونے والے مسلم شوہر کے متعلق اپنی ماں کے بارے میں ہندو نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے "مجھے اس کمینے رحیم کے گلے مڑھنا چاہتی ہیں جسے میں تمہاری جوتی کے برابر بھی نہیں سمجھتی۔"

یقیناً یہ انداز تحریر سخت اشتعال انگیز اور فضاء کو مسموم کرنے والا ہے۔ کوئی شریف ہندو بھی اس طریق کو پسند نہیں کر سکتا۔ کیا ہندوؤں کو یہ گوارا ہو گا۔ کہ مسلمان افسانہ نویس بھی اسی طریق کو اختیار کر لیں۔ وہ بھی ہندو لڑکیوں کے نام سے خطوط مرتب کر کے شائع کرنا شروع کر دیں۔ اور ہندوؤں کے مظالم کو افسانہ کی شکل میں بیان کریں۔ مسلمانوں کی یہ ذہنیت نہیں اور نہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ کافر ہونے کی وجہ سے کوئی واجب القتل ہے۔ ہمارے نزدیک کفر و ایمان کی جزا خود خدا تعالیٰ دیگا لیکن ہندوؤں کے اس قسم کے افسانے ہندو نسل کی ذہنیت کو جس قدر ماؤف کر دیں گے وہ ظاہر ہے۔ ہم برادران وطن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس غلط راستہ سے اجتناب اختیار کریں اور ایسی راہ اختیار کریں جو قوموں میں صلح اور محبت پیدا کرنے والا ہو۔

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

حکومت پنجاب کے بجٹ میں خسارہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ گو پنجاب کی حکومت کا بجٹ ہر لحاظ سے قابل اطمینان تھا۔ لیکن انبالہ ڈویژن میں خوفناک قحط کے رونما ہونے سے چونکہ حکومت کو کثیر مصارف برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اس لئے ۲۰ فروری کو اسمبلی میں جو بجٹ پیش کیا جائے گا۔ وہ خسارہ ظاہر کرے گا۔ حکومت اگر چاہتی تو بعض رفاہی کاموں کو بند کرکے اس نقصان کو پورا کر سکتی تھی۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہیں۔ اور وزارت نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ خواہ ایک دو سال بجٹ میں خسارہ رہے لیکن فلاح و اصلاح کے پروگرام ملتوی نہ کئے جائیں۔

آمد میں اضافہ کے لئے جو تجاویز کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ملازمین کے سفری الاؤنس اور دوسرے خاص الاؤنسوں میں تخفیف کی جائے۔ نیز بعض نئے ٹیکس لگائے جائیں۔ سب سے پہلے پٹرول پر ٹیکس لگائے جانے کا خیال ہے۔ کیونکہ اس کا اثر کلیۃً متمول طبقہ پر پڑے گا۔ غربا پر نہیں۔ علاوہ ازیں شادی پر ٹیکس لگائے جائیں گے۔ اور اس طرح کوشش کی جائے گی۔ کہ بجٹ کے خسارہ کو رفاہی کاموں کو ملتوی کئے بغیر پورا کر لیا جائے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اگر کمی پوری نہ ہوگی تو حکومت کا خیال ہے۔ کہ جب تک صوبہ کی عام مالی حالت خاطر خواہ رہے۔ بجٹ میں خسارہ کسی تشویش کا موجب نہیں ہو سکتا۔

مولانا ابو الکلام آزاد صاحب کا تازہ بیان

مولانا ابو الکلام صاحب آزاد پشاور کو جاتے ہوئے ۱۰ فروری کو لاہور سے گذرے ریلوے سٹیشن پر بعض مقامی لوگوں نے آپ سے ملاقات کی۔ جس کے دوران میں نمائندگان پریس نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بعض اور ممبر مستعفی ہو رہے ہیں۔ لیکن آپ نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اور اس خبر کی بھی تردید کی۔ کہ گاندھی پارٹی آئندہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے واردھا میں کوئی میٹنگ منعقد کر رہی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ اسباب کا قطعاً کوئی امکان نہیں۔ کہ کانگرس کی امداد سے سندھ میں کولیشن وزارت مرتب کی جا سکے۔ ہاں اگر وزیر اعظم سندھ کانگرس کے پروگرام پر عمل کریں گے تو سندھ کی کانگرس پارٹی ضرور ان کی امداد کرے گی۔ پنجاب اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی طرف سے زرعی بلوں کی مخالفت کے ذکر پر آپ نے کہا۔ کہ مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے زرعی بلوں کی حمایت نہ کرنے میں سخت غلطی کی۔ اپنے پشاور جانے کے متعلق آپ نے اس سے زیادہ کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ کہ آپ وہاں کی منسٹری اور کانگرس کے متعلق بعض امور کے سلسلہ میں جا رہے ہیں۔

مرکزی اسمبلی کے اہم کوائف

۱۰ فروری کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ٹی۔ ایس۔ اے چٹیار کا یہ ریزولیوشن پیش ہوا۔ کہ یہ اسمبلی گورنر جنرل سے سفارش کرتی ہے۔ کہ لیگ آف نیشنز کو نوٹس دیا جائے۔ کہ ہندوستان اس سے علیحدہ ہونا چاہتا ہے۔ کیونکہ لیگ اپنے ان ممبروں کے خلاف موثر اقدام کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جنہوں نے اس کے ضوابط کی خلاف ورزی کی۔ نیز برطانیہ نے فلسطین کے متعلق غلط پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اس نے ہندوستان کے جذبات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اس ریزولیوشن پر ڈویژن ہوا۔ اس کی تائید میں ۵۵ اور اس کے خلاف ۵۴ ووٹ تھے۔ اس لئے یہ پاس ہو گیا۔ اور گورنمنٹ کو شکست ہوئی۔

اس کے بعد کانگرس پارٹی کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش ہوا۔ جس کا ملخص یہ ہے۔ کہ ۱۹۳۷ء میں ہندوستان اور برما کے مابین جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ وہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے منسوخ کر دیا جائے۔ اور اسمبلی کے پارٹی لیڈروں کے مشورہ سے ایک نیا تجارتی معاہدہ مرتب کیا جائے جس کی تصدیق اسمبلی سے بھی کرائی جائے اس ریزولیوشن کے حق میں بہت سی تقریریں ہوئیں۔ جن میں کہا گیا۔ کہ برما سے ہندوستان میں سالانہ ۲۵ کروڑ کا مال آتا ہے۔ اور دس کروڑ کا جاتا ہے۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ برما اپنی برآمد پر جسقدر ٹیکس چاہے لگا سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان برما کے چاول کی درآمد پر کوئی ٹیکس نہیں لگا سکتا۔ حالانکہ اگر عام ٹیرف بھی عائد کیا جائے۔ تو دو کروڑ کی آمد ہو سکتی ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ جس طرح آسٹریلیا کی گندم پر ڈیوٹی لگائی گئی ہے اسی طرح برما کے چاولوں پر لگائے۔ برما میں ہندوستانیوں کے ساتھ نہایت برا سلوک روا رکھا جا رہا ہے حالانکہ برما کی تمام ترقی ہندوستانیوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اگر ہندوستان برما کے تیل کی درآمد روک دے۔ تو برمیوں کے حواس درست ہو سکتے ہیں

ان تقریروں کے جواب میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ گو آج کل برما اور ہندوستان کے تعلقات ایسے خوشگوار نہیں رہے۔ اور فسادات میں جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ مجھے ان سے دلی ہمدردی ہے۔ لیکن اس بات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ موجودہ فسادات کے پیچھے دونو ملکوں میں باہمی تعاون اور دوستی کی بہت لمبی تاریخ ہے۔ اس ریزولیوشن پر جو تقریریں کی گئیں۔ وہ دونو ممالک میں دوستانہ تعلقات کی بحالی کو بہت زیادہ مشکل کر دیں گی۔ معاہدہ کی تنسیخ کا نوٹس دے دینا تو بہت آسان ہے۔ لیکن ایسا کرنے سے پیشتر اس کے عواقب پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔ اور اقتصادی پہلوؤں پر پوری طرح غور کر لینا چاہیئے۔ تقسیم آرا کے بغیر ہی ریزولیوشن منظور ہو گیا۔

اس کے بعد کانگرس پارٹی کا ہی ایک اور ریزولیوشن زیر بحث آیا جس کا مفادیہ ہے۔ کہ جن سرکاری ملازموں کی تنخواہ سو روپیہ ہے۔ یا اس سے زیادہ ہے۔ ان میں تخفیف کی جائے۔ لیکن اس پر ایک ترمیم پیش ہوئی۔ کہ سو کے بجائے دو سو روپیہ یا زیادہ تنخواہ پر تخفیف تجویز کی جائے۔ حکومت اس کے متعلق غیر جانبدار رہی اور اس کی تائید میں ووٹ دیا اور نہ خلاف۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ریزولیوشن اپنی ترمیم شدہ صورت میں منظور ہو گیا۔ ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ مہاراجہ نیپال کو ہندوستان کے خزانہ سے دس لاکھ روپیہ سالانہ کی امداد اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ اس نے جنگ عظیم میں حکومت برطانیہ کی امداد کی تھی۔

ریاستوں کے متعلق کانگرس کی تحریک

ان دنوں کانگرس کی توجہ زیادہ تر ریاستوں کی طرف ہے۔ حال ہی میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان شائع کیا جس میں کہا ہے۔ کہ آج سب سے زیادہ اہم مسئلہ مسائل ہند میں سے دیسی ریاستوں اور ان کے باشندوں کا ہے۔ ریاستی باشندے اپنے حکمرانوں کی مطلق العنانی کو صدیوں سے برداشت کرتے آئے ہیں لیکن اب برداشت نہیں کر سکیں گے اور یہ سب سے بڑا معرکہ ہے۔ اگر یہ کانگرس نے سر کر لیا۔ تو فیڈریشن اور دوسرے معرکے خود بخود سر ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کی ریاستوں کی طرف بھی توجہ کی جا رہی ہے۔ ۱۵، ۱۶، ۱۷ فروری کو لدھیانہ میں ایک ریاستی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو بھی شریک ہونگے۔ مہاراجہ بیکانیر نے والیان ریاست کو مشورہ دیا ہے۔